ڈاکٹر تقی عابدی کی شاہکار تصنیف "تجزیہ یادگار انیس" پر ماہر انیسیات اور علمائے ادب کے بیانات کے اقتباسات

ڈاکٹر نیر مسعود (لکھنؤ)

انیس پر کام بہت ہوا ہے یعنی اقبال اور غالب کے بعد سب سے زیادہ اور حقیقت یہ ہے کہ غزل سے میں اردو کی مجلس مولانا کے بعد کوئی ایسا کام نہیں ہوا۔ ڈاکٹر عابدی نے غیر معمولی اور محنت اور سلیقے سے کام کیا ہے۔ شاہکار انیس کے تجزیے میں بند کے ٹکڑوں کی کیفیت صنائع و بدائع کی تفصیل اور دوسرے بہت لوازم۔ اس کتاب کو انیس شناسی کا بہت اہم ذریعہ بنا دیا ہے اور نہایت اہم ماخذ بھی۔ اس کتاب سے مراثی انیس کی زبان اور استعمال الفاظ پر کام کرنے والوں کو بھی غیر معمولی مدد ملے گی۔ آپ کی اس کتاب کی سب سے زیادہ داد تو اعلیٰ مرحوم دیتے۔ ان کی زندگی میں آپ کو میں داد دیتا ہوں حالانکہ یہ نسبت نازک ذرا ہی عام سا ہے۔ آپ کے مقدمے وغیرہ پڑھ چکا ہوں اور ان سے بے حد متاثر ہوں لیکن تجزیہ شاہکار انیس آپ کا کارنامہ ہے۔ خدا سے دعا ہے کہ آپ ایسے اور بھی کارنامے انجام دیں۔

ڈاکٹر اکبر حیدری

مجھے اس بات پر فخر حاصل ہو رہا ہے کہ میں نے شہر آشوب وادی کشمیر میں ڈاکٹر تقی عابدی کی کتاب کے مسودے "تجزیہ یادگار مرثیہ کہ جب قطع کی مسافت شب آفتاب نے" کو متعدد بار پڑھا۔ اس کے بعد پانچ مرتبہ اس کی پروف ریڈنگ کا شرف بھی حاصل رہا۔ کتاب پڑھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ ایک پیشہ ور معالج (ڈاکٹر) کو تحقیق کہاں سے میسر ہوتا ہے کہ وہ ایسی بھاری بھرکم اور ضخیم ترین کتاب لکھ سکے۔ میں خود رثائی ادب کا ایک کم سواد طالب علم ہوں جس نے اردو لٹریچر میں ستر سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔ میں یہ بات بلا خوف تردید پورے مطالعہ اور ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آج تک ایسی معتبر، مستند اور معلومات افزا کتاب میری نظر سے نہیں گزری۔ ڈاکٹر صاحب کا یہ صحیفہ ادب چھ ابواب پر مشتمل ہے۔ آخری تین باب نہایت اہم ہیں جو نہایت دیدہ ریزی اور محنت شاقہ سے مرتب کئے گئے۔ چوتھا باب "تجزیہ کامل" ثانی کتاب ہے اس میں ڈاکٹر صاحب نے ہر بند کے ساتھ پورے نسخے میں تجزیہ کیا اور شعری محاسن دکھائے جو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر عابدی نے انیس کو حیات جاودانی سے ہمکنار کیا۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اس عظیم کارنامے کی ترتیب و اشاعت پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں اور انہیں سلام عقیدت پیش کرتا ہوں کہ موصوف نے ایسا شاندار اور بے مثال کام کیا جو آج تک کسی سے نہ ہو سکا۔ اگر اردو لٹریچر اور رثائی ادب کی تاریخ مرتب کی جائے تو ڈاکٹر صاحب کا نام ممتاز ماہرین انیسیات میں سر فہرست ہوگا

سید عاشور کاظمی (لندن)

فی زمانہ تحقیق و تنقید کا ایک انداز یہ ہے کہ اکابرین نقد و نظر کی آراء تلاش کی جائیں انہیں ایک جگہ نقل کر کے فریضہ تحقیق ادا کیا جائے۔ دوسرا انداز یہ ہے کہ تحقیق و جستجو حاصل کردہ آراء سامنے رکھ کر کثرت آراء سے اتفاق کر کے اپنی رائے علمی حروف میں لکھ کر خود کو صاحب الرائے محقق ثابت کیا جائے لیکن بیسویں صدی میں ایک فرہاد صفت محقق ڈاکٹر تقی عابدی نے میر انیس کے صرف ایک مرثیے میں 2186 محاسن اور صنعتوں کی نشاندہی کر کے عالمانہ تحقیق کے نئے راستے متعین کر دیے ہیں۔ مرحبا ڈاکٹر تقی عابدی آپ کی اس تحقیق کے بعد اکیسویں صدی میں میر انیس پر جو کام ہوگا وہ روایتی تنقید کی بجائے معروضی کام ہوگا

(میر انیس کے دو سو سالہ عالمی کانفرنس جو غالب اکیڈمی کے تحت ٹورنٹو میں منائی گئی)

ڈاکٹر ہلال نقوی (کراچی)

میں یہ بات فخر کے ساتھ پاکستان میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ٹورنٹو کینیڈا میں دو عجائب دیکھے۔ ایک نیاگرا آبشار اور دوسرے ڈاکٹر تقی عابدی کی شاہکار تصنیف تجزیہ یادگار انیس۔ میں نیاگرا آبشار تو اپنے ساتھ نہیں لا سکتا تھا لیکن تجزیہ میر انیس ضرور اپنے ساتھ لایا ہوں

تاریخ کامل انیس (باقر زیدی)

یہ فکر نظم در و لعل یادگار انیس 2002ء
مخصوص رنگ تقی عابدی ابکار انیس 2002ء
وہ اک عطائے سخن ہے تو یہ ہے داد سخن 2002ء
یہ آرزوے تقی ہے وہ شاہکار انیس
1427 ہجری

"تجزیہ یادگار انیس"

مرحبا تجزیہ نگار انیس اے تقی اے ثنا دار انیس
جمع ہیں واقف وقار انیس مونس گلشن بہار انیس
امتیاز قلم ہے کار انیس فخر اردو ہے شاہکار انیس
صاحب تجزیہ جزاک اللہ ہو گفتار راہوار انیس
مکمل کیا ادراک و دانش بڑھ گیا اور افتخار انیس
حشر تک ہے جو وہ خدائے سخن حشر تک بڑھ گیا حصار انیس
ہے سخن پروہ افتخار اس کا اہل اردو ہیں زیر بار انیس
ایک اک لفظ منفرد مرغوب ایک اک بیت افتخار انیس
جان جاں اسلئے ہے بانئ سخن لکھا ہے الگ زار انیس
ہے جنہیں کچھ پرکھ وہ جانتے ہیں ہے سخن کی بہار عیار انیس
ہر زمین سخن قلمرو میں کوئی دیکھے تو اقتدار انیس
لکھنؤ کا مزہ ہو جنت میں ملے قسمت سے گر جوار انیس
بات حالی کی کتنی پکی ہے دار اردو ہوا دیار انیس
پھول احساس کے چڑھاتے ہیں اہل انصاف بر مزار انیس
وجہ آب حیات ذوق کا ذکر کم نہیں ہیں گناہگار انیس
ایک شبلی ہی کا موازنہ ہے جو ہوا وجہ افتخار انیس
کیسی خاموش گزری پچھلی صدی اور کیا ہو سکا ہے کار انیس
ساعتیں آئیں گی سپاس گزار ابھی دنیا ہے قرضدار انیس
حق بہ حقدار کے جو داعی ہیں ان کو ہونا ہے پاسدار انیس
اس کی قسمت بلندیوں کی نوید جس نے اپنا لیا شعار انیس
نکلے چکبست و حالی و اقبال خوب پھیلے ہیں برگ و بار انیس
مرثیے نے دیا خراج اسے مرثیہ گو ہیں ورثہ دار انیس
اب بھی اس کا وظیفہ جاری ہے ہم بھی ہیں اک وظیفہ خوار انیس
تجزیہ مرثیہ کا ہے باقر زیب ناموس راہوار انیس
مرحبا تجزیہ نگار انیس اے تقی اے ثنا دار انیس